رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

لاہور

الفضل

شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

جلد ۲ | ۲۲ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۱۲ رجب ۱۳۶۷ ھ | ۲۲ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

۲۱ ماہ ہجرت: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سردرد اور بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب اپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی بھی سردرد اور ضعف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب اُن کے لئے دعائے صحت خصوصیت سے کریں۔

شرق اردن نے سکیورٹی کونسل کے سوالنامہ کا جواب دینے سے انکار کر دیا

شرق اردن کے وزیر خارجہ کا اعلان!

عمان ۲۰ مئی: سکیورٹی کونسل نے جنگ فلسطین کے متعلق عربوں اور یہودیوں کو جو سوالنامہ ارسال کیا تھا۔ شرق اردن کی حکومت نے اس کا جواب دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں شرق اردن کے وزیر خارجہ نے سکیورٹی کونسل کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں انکار کی یہ وجوہ بیان کی ہیں۔ (۱) امریکہ نے جس کے اشارے پر یہ سوالنامہ تیار کیا گیا ہے۔ اور جو اتحادی اقوام کا رکن ہے۔ اب تک شرق اردن کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا۔ حالانکہ شرق اردن میں ایک باقاعدہ حکومت کی تمام شرائط موجود ہیں۔ (۲) امریکہ نے فلسطین کی اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ حالانکہ قانونی طور پر وہ ناجائز حکومت ہے۔ (۳) باوجود درخواست کے ابھی تک شرق اردن کو اتحادی اقوام کی رکنیت سے محروم رکھا گیا ہے۔

انڈین یونین نے مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی لگا کر

گاندھی جی کی پالیسی کی خلاف ورزی کی ہے (سہروردی کا)

کراچی ۲۱ مئی: متحدہ بنگال کے آخری وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں انڈین یونین کے اس اعلان پر نکتہ چینی کی۔ جس میں مسلمان پناہ گزینوں کو واپس ہندوستان آنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ اعلان اس پالیسی اور اصول کے خلاف ہے۔ جس کی خاطر گاندھی جی نے اپنی جان دی ہے۔ گو یہ صحیح ہے کہ غیر مسلموں کو بھی پاکستان میں آنے کے مواقع ملنے چاہئیں۔ لیکن انڈین یونین کو غیر مشروط طور پر مسلمانوں کو آنے کی اجازت دینی چاہیئے کہ یہی گاندھی جی کی پالیسی تھی۔

آپ نے انڈین یونین کی اس تجویز کو سراہا کہ ایک کانفرنس میں اقلیتوں کے مسئلہ پر غور کیا جائے۔ آپ نے کہا لیکن اس بارہ میں کوئی سمجھوتہ کرنے سے پہلے دونوں حکومتوں کو پناہ گزینوں کی رائے فرداً فرداً دریافت کرنی چاہیئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

یہودیوں کی متعدد اہم بستیوں پر عربوں کا قبضہ

امیر فیصل کو لنڈن آنے کی دعوت

بغداد ۲۰ مئی: عرب فوجوں نے فلسطین میں یہودیوں کی متعدد اہم بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور انہیں شدید جانی نقصان پہنچایا ہے۔ یہودیوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ مصری فوج نے تل ابیب کے جنوب میں اُن کی چوکیوں پر سخت بمباری کی۔ مصری طیاروں نے یہودی علاقہ میں تیل کے کارخانوں بجلی گھروں اور متعدد اہم مقامات پر بھی بمباری کی۔ اور نقصان پہنچایا۔ تمام مصری طیارے صحیح سلامت واپس آ گئے۔

آج عمان میں عرب ممالک کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ فلسطین کے آزاد علاقوں میں انتظام حکومت قائم کرنے کے لئے کیا قدم اٹھایا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں برطانوی وزارت خارجہ نے امیر فیصل (حجاز) کو لنڈن آنے کی دعوت دی ہے۔

پونچھ میں ایک ہندوستانی فائٹر طیارہ گرا لیا گیا

تراڑکھل ۲۱ مئی: آزاد کشمیر ریڈیو سٹیشن نے یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ دھاراجہ ہری سنگھ کی حکومت نے اپنے علاقہ میں آزاد کشمیر ریڈیو سننے کی ممانعت کر دی ہے۔ آزاد کشمیر کی وزارت دفاع نے بتایا ہے۔ کہ پونچھ کے علاقہ میں آزاد فوج نے ہندوستان کا ایک فائٹر طیارہ مار گرایا ہے۔ اس کاذ پر شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ ہماری فوج نے دشمن کو بہت جانی نقصان پہنچایا ہے۔

امسال پاکستان میں اناج کی کمی نہیں ہو گی

کراچی ۲۱ مئی: پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے ایک بیان میں کہا۔ میں وثوق کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ آئندہ سال پاکستان میں اناج کی کمی واقع نہیں ہو گی۔ بلکہ اپنی ضروریات پورا کرنے کے بعد کچھ اناج بچ ہی جائیگا۔

کراچی ۲۱ مئی: امید ہے کہ کل پاکستان کی مجلس دستور ساز میں یہ قرارداد پیش کی جائے گی۔ کہ کراچی اور اس کے ملحقہ علاقہ کو پاکستان کی مرکزی حکومت کے ماتحت کر دیا جائے گا۔

فلسطین کے متعلق امریکہ کی تازہ قرارداد اور عرب ممالک

بغداد ۲۱ مئی: حکومت عراق کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں سکیورٹی کونسل میں پیش کردہ امریکہ کی اس قرارداد کا ذکر کیا جس میں فلسطین میں بین الاقوامی فوج بھیجنے کی سفارش کی گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر قرارداد منظور کر لی گئی۔ تو غالباً تمام عرب ممالک جمعیۃ اقوام متحدہ کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں گے۔

مغربی پنجاب کے کیمپوں میں

چھ لاکھ مہاجرین

لاہور ۲۰ مئی: ۸ مئی ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں تقریباً ایک لاکھ مہاجرین کو مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع میں آباد کیا گیا۔ اب چھ لاکھ کے قریب اور مہاجر باقی ہیں جنہیں آباد کیا جانا ہے یہ پناہ گزین صوبہ بھر کے ۲۳ کیمپوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

تقسیم اراضی کے متعلق حکومت مغربی پنجاب کی پالیسی

لاہور ۲۰ مئی: سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی پنجاب میں زمین کی تقسیم کی پڑتال کرنے والی کمیٹی کے کام کی نوعیت کو ایک اخبار میں غلط طور پر پیش کیا گیا ہے۔ حکومت نے تقسیم اراضی کا پیمانہ یہ رکھا ہے کہ پانچ یا کم افراد کے کنبہ کو پانچ ایکڑ زمین اور پانچ سے زیادہ افراد کو ایک ایکڑ فی مرد کے حساب سے مزید زمین دی جائے۔ زیادہ سے زیادہ زمین آٹھ ایکڑ فی کنبہ دی جاتی ہے۔ اس حساب سے پانچ آدمی اگر پانچ مختلف کنبوں کے اہلی رکن ہوں۔ تو انہیں کم از کم پچیس ایکڑ زمین مل جائے گی۔ بیوہ عورتیں اگر کسی کنبہ کی رکن نہ ہوں۔ تو تین ایکڑ علیحدہ زمین کی حقدار ہوتی ہیں۔ اگر ان کا کنبہ ہو تو انہیں پورے کنبے کی زمین دی جاتی ہے۔

امریکہ اور برطانیہ کا لینڈ کے بارہ میں تصفیہ

نیویارک ۲۰ مئی: اسد ادنی سفیر الویل ہیریجا ہم نے آج بیان کیا۔ کہ امریکہ اسٹرلنگ علاقہ کے مسائل کو برطانیہ کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے کسی قسم کی یکطرفہ پالیسی کے قیام کی تردید کی۔ اور کہا۔ کہ جلد ہی برطانیہ کے تمام مالی مسائل کے متعلق کارروائی کی جائے گی۔

پرنٹر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل۔ ایل۔ بی

اسلامی شعار کی پابندی

از مکرم عبید اللہ صاحب عاؔبد مدرسہ احمدیہ احمد نگر

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ دنیا کی تمام قومیں اس روحانی چشمہ سے فیض یاب ہو سکتی ہیں۔ دنیا کی ہر تکلیف اور ہر مسئلہ کا حل اسلام کی تعلیم میں موجود ہے۔ جہاں اسلام اپنے ان خواص کی وجہ سے دیگر ادیان سے بالا ہے۔ وہاں اس کی فضیلت کا بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ انسان کو صحیح معنوں میں با خدا انسان بننے کے سبق سکھاتا ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں اسلام کی راہنمائی ہمیں حاصل نہ ہو۔

زندگی کے ہر پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو تجاویز اسلام نے پیش کی ہیں اور جو تعلیم اس وقت کے لئے اور حالات کے لحاظ سے مستقبل کے لئے دی ہے ہم اس کا نام "شعار" بھی رکھ سکتے ہیں۔ نیز ان امور کو بھی ہم اسلامی شعار میں گن سکتے ہیں۔ جن کا حامل انسان اسلام کا پیرو کہلا سکے اور جن کو دیکھ کر دوسرا انسان اسے جان لے کہ یہ مسلمان ہے۔

میری پہلی تعریف کے مطابق تو اسلام کے جملہ اوامر و نواہی اور تعلیم و تہذیب کو اسلامی شعار میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دوسری تعریف کے مطابق صرف ان ظاہری امور کو ہی مدّ نظر رکھا جاتا ہے۔ جو ایک مسلمان کے لئے اس کے ظاہر میں ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ عام اسلامی شعار کا مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے۔ جو اس تعریف میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی شعار میں اس تعریف کے مطابق یہ چیزیں ہو سکتی ہیں

۱۔ بالوں کا صحیح اسلامی طریقہ پر ہونا نہ کہ موجودہ انگریزی روش کو اختیار کر کے اس قسم کے بال رکھنا جنہیں ہماری معروف زبان میں "بودے" کہتے ہیں۔

۲۔ ڈاڑھی صحیح اسلامی طریقہ پر ہو نہ یوں کہ جسے آجکل فرنچ کٹ کہتے ہیں۔ اور بعض دوست جس کے دلدادہ ہیں۔ بعض تو اس سے بھی حد کر دیتے ہیں جو سرے سے ہی سیفٹی لے کر صفائی کر دیتے ہیں۔

۳۔ گفتار کا اسلامی طریقہ پر ہونا ضروری ہے اس میں اسلام علیکم کہنا بھی داخل ہے۔ دو

ہندوؤں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ سوائے اس کے کہ جب وہ باہم ملیں تو مسلمان آپس میں اسلام علیکم نہیں کہتے۔ پھر ہمارا آپس کا طریقہ گفتگو ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری ضمیر مطمئن ہو کہ ہم صحیح اسلامی طریقہ پر گفتگو کر رہے ہیں نہ کہ ہم جا بجا گند اچھالتے پھریں اور اپنے مخالف کی ذلت اور رسوائی کے لئے ہر جائز و نا جائز کوشش کرتے پھریں اور ہم دو انسانوں میں جنہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے محبت کرنے کی صفت ودیعت کی گئی ہے افتراق و نشقاق پھیلائیں۔

۴۔ آجکل یہ مرض بھی نہایت ہی عام ہے کہ ایک انسان کو خواہ وہ کتنا ہی معقول اور واجب العزت کیوں نہ ہو معزز سمجھا ہی نہیں جاتا۔ جب تک اسے انگریزی لباس میں ملبوس نہ دیکھا جائے۔ اور اگر بد قسمتی سے کوئی ایسا شخص شلوار کرتہ میں نظر آ جائے تو شاید اسے انسانیت کے درجے سے ہی گرا دیا جائے۔ حالانکہ اقتصادی و معاشی جسمانی اور روحانی ہر لحاظ سے انگریزی لباس اسلامی لباس سے کمتر اور غیر مفید ہے۔ ان ظاہری علامات کے ساتھ کچھ ظاہری افعال بھی ایسے ہیں جو کسی مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہیں ان میں سب سے پہلے نماز ہے۔ جسے اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر فرض کیا ہے۔ کہ وہ دن میں پانچ نمازیں ادا کریں۔

اسلام اصل میں نام ہے تعلق باللہ کا اور نماز سب سے آسان اور سید ھا راستہ ہے۔ تعلق باللہ کے لئے پس اسلام کے اس مقصد کو صحیح طور پر نماز ہی پورا کر سکتی ہے اور پھر اس کے سب سے بڑے شعار ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ایک مسلمان مسلمان ہی نہیں رہتا اگر وہ نماز کو عملاً چھوڑ دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر: جس انسان نے عمداً نماز ترک کر دی۔ وہ اسی وقت کافر ہو جاتا ہے پس مسلمان کہلوانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کے اس رکن اعلیٰ اور شعار عظیم کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے عملی جامہ پہنائیں

۱۔ اس طرح والدین کی اطاعت اساتذہ و بزرگوں کا ادب دوستوں سے میل جول رفیقوں کی خیر خواہی مذہب پر فدائیت اور روزہ زکوٰۃ کا التزام لغویات سے پرہیز اور شراب بیڑی سگریٹ وغیرہ سے نفرت اسلامی شعار میں داخل ہیں۔

پس میں اس پر اکتفا کرتے ہوئے دوبارہ وضاحت کر دیتا ہوں کہ اگر ہم زندگی کے ہر مرحلے اور ہر لمحے میں اسلامی شعار کو مدّ نظر نہ رکھیں گے۔ تو یہ ہماری غداری ہوگی ہمیں اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ ہماری غلطیوں کو معاف فرمائے۔ اور ہر رنگ ہمیں اور ہر وقت اسلامی شعار کی پابندی کی توفیق دے۔ تا کہ جہاں ہمارا باطن عقائد حقہ سے منور ہے۔ وہاں ہمارا ظاہر بھی اعمال حسنہ سے مزین فرمائے۔ آمین

آپ کی تلاش ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ

۱۔ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں۔ اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

۲۔ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں؟ آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے؟ آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹے بہادرانہ قصہ سنائے۔ تو آپ اس پر اظہار نفرت کئے بغیر نہ رہ سکیں

۳۔ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں۔ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں؟ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں؟

۴۔ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنے ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

۵۔ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر۔ بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوڑی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مخالفوں میں۔ نا واقفوں اور نا آشناؤں میں؟ دنوں ہفتوں اور مہینوں

۶۔ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتا ہے۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتا۔ وہ پہاڑوں کو کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

۷۔ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ اپنی سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں کہ ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں۔ لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر آپ سب سے منوا لیں کیونکہ آپ سچے ہیں

۸۔ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالےٰ نے مجھے ناکام کر دیا بلکہ ہر ناکامی کو آپ اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا۔ اس نے محنت ہرگز نہیں کی

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے اے احمدی نوجوان ڈھونڈ ھ۔ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے گھر میں اپنے دل میں کہ اسلام کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

احمدی محبوسین سندھ کیلئے درخواست دعا: سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ مصیبت ٹال دے۔ یہ تمام نوجوان تحریک جدید کی اراضیات کے منتظمین میں سے ہیں (چوہدری فتح محمد سیال ایم اے)

روزنامہ الفضل

محکم اسلامی تعلیمات

معاصر کوثر نے سر ظفر اللہ خاں کے تقرر پر بقول خود اصولی اعتراضات کئے تھے۔ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ان کا بے بنیاد ہونا واضح کر دیا تھا۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ یہ اشارے آپ کی غلط فہمیاں دُور کرنے کیلئے کافی ہوں گے لیکن ہمارا قیاس غلط ثابت ہوا۔ معاصر نے انہی باتوں کو اپنی تازہ اشاعت میں پھر دہرایا ہے مگر ذرا زیادہ رنگینیوں کے ساتھ۔ ہم ان ارشادات عالیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے جو غصہ میں غیر ارادی طور پر خود بخود وا ہو گئے ہیں ناظرین کی توجہ چند باتوں کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ مدیر محترم غرور کے جوش میں فرماتے ہیں:-

"الفضل کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم پر اس نظام حکومت کے عہدہ و منصب کو ناجائز سمجھتے ہیں جو اسلام پر قائم نہ ہو۔ اور ہمارے لئے ظفر اللہ خاں کا اعزاز موجب حسد نہیں بلکہ مایۂ تحقیر ہے۔"

ان الفاظ کے رو سے مدیر کوثر کے نزدیک پاکستان کا نظام حکومت اسلام پر نہیں بلکہ کفر پر قائم ہے کیونکہ جب اسلام نہیں تو کفر ہی ہو سکتا ہے پھر آپ کے نزدیک آج کسی بھی اسلامی کہلانے والی حکومت کا نظام اسلام پر قائم نہیں۔ یعنی پاکستان سمیت تمام عالم اسلام کے نظام حکومت اسلام پر نہیں بلکہ کفر پر قائم ہیں۔ اب کافرانہ نظام حکومت کافروں ہی میں قائم ہو سکتا ہے مومنوں میں تو یہ نہیں ہو سکتا اسلئے مدیر کوثر کے نزدیک تمام "عالم اسلام" کے مسلمان کافر ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ آپ فرماتے ہیں:-

"وزیر خارجہ کا تعلق عالم اسلام سے ہے۔ سر ظفر اللہ خاں تمام مسلمانان عالم کو کافر سمجھتے ہیں۔"

ہم نہیں سمجھ سکے کہ جب کوئی عالم اسلام موجود ہی نہیں تو سر ظفر اللہ خاں کے تقرر پر آپ کو کیا اعتراض ہے۔ کیونکہ آپ کیلئے تو ان کا یہ اعزاز موجب حسد نہیں بلکہ مایۂ تحقیر ہے۔ کیا ہم یہ سمجھیں کہ آپ کو یہ اعتراض ہے کہ ایک کافر حکومت نے دوسری کافر حکومتوں سے تعلقات مستحکم کرنے کے لئے ایک مسلمان کو کیوں چنا ہے؟ آخر آپ کا اعتراض ہے کیا؟

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"الفضل نے مکہ معظمہ کے سلسلہ میں صحابہؓ کا تذکرہ کر کے بھی اپنی روایتی ذہنی الجھاؤ کا مظاہرہ کیا ہے۔ مکہ معظمہ کو صلح حدیبیہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر یہ صلح نہ ہوتی تو جب بھی کعبہ کو کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ کعبہ کفار قریش کے نزدیک بھی اتنا ہی محترم تھا۔ جتنا صحابہ کے نزدیک۔"

ناظرین اس اصول پرستانہ اخلاق حسنہ کو نظر انداز کر دیں جس کا مدیر محترم نے شروع میں مظاہرہ کیا ہے خیر۔ ہم نے صحابہؓ نہیں بلکہ مہاجرینؓ کا لفظ استعمال کیا تھا۔ ہم نے یہی کہا تھا۔ کہ کوئی نادان ہی صلح حدیبیہ کے متعلق مہاجرینؓ پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ انہوں نے اسلئے دب کر صلح کر لی تھی کہ "مکہ معظمہ" کفار قریش کے قبضہ میں تھا۔ جس کا مطلب یہی تھا کہ مہاجرین کا نفسیاتی مزاج اس سے بالا تھا۔

کیا اب صرف حاطب بن ابی بلتعہ کے نفسیاتی مزاج کے لوگ ہی پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر اچھے آدمی صرف پیچھے ہی پیدا ہوتے تھے۔ اور اب نہیں ہو سکتے تو "اقامت دین" کا ڈھونگ کس لئے رچایا تھا کیونکہ اگر کوئی بچارا ایسا ہونا بھی چاہے تو آپ "طبعی اور نفسیاتی افتاد" کی سد سکندری اس کی راہ میں کھڑی کر سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تعلق باللہ سے عاری "اقامت دین" انسان کو صرف فلسفیانہ اور عقلی بھول بھلیاں تک ہی رہنمائی کر سکتی ہے آگے نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ کفار قریش کے نزدیک بھی کعبہ اتنا ہی مقدس تھا۔ جتنا مہاجرینؓ کے نزدیک اسلئے اس کے متعلق کوئی خطرہ نہیں تھا۔ تو یہ مہاجرینؓ کے نفسیاتی مزاج پر اتنی بڑی چوٹ ہے کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ گویا خدا کے گھر کا بتخانہ بنا رہنا صحابہ کرام کیلئے کوئی خطرہ کی بات ہی نہ تھی ؎

گر مسلمانی ہمین است کہ واعظ دارد
وائے گر در پس امروز بود فردائے

گویا مہاجرینؓ کے دل میں اپنا مکہ معظمہ اور اپنا کعبۃ اللہ واپس لینے کی کوئی تڑپ ہی نہ تھی وہ بیشک قیامت تک کفار قریش کا بتخانہ بنا رہے انکو کیا پرواہ۔ کیا کہنا اس نفسیاتی مزاج کا جس کا مایۂ ناز ایسا فکر بلند ہو۔

مولانا مدیر محترم نے اپنی فصاحت و بلاغت کا سب سے بلند بانگ مظاہرہ اخیر میں فرمایا ہے۔ جہاں آپ شرومنی اکالی دل کے نائب صدر سردار سگھ دوسانجھ کے بیان سے سر ظفر اللہ خان کو ماخوذ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا مومن کی یہی شان ہے کہ وہ دوسرے کو اس پیچیدہ استدلال سے قابل مواخذہ ٹھہرانے کی کوشش کرے جس سے مدیر کوثر سر ظفر اللہ کو ٹھہرا رہے ہیں۔ فرض کیجئے کہ مسٹر امر سنگھ دوسانجھ نے اسی خیال سے قادیان اور ننکانہ کے تبادلہ کا ذکر کیا کہ سر ظفر اللہ خاں احمدی ہیں اور پاکستان کا وزیر خارجہ ہیں تو اس سے سر ظفر اللہ پر کس طرح الزام آ سکتا ہے جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ سر ظفر اللہ خاں نے بھی مسٹر دوسانجھ کی آرزو پورا کرنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا۔ مثلاً اگر دوسانجھ ایک بیان میں یہ فرمائیں کہ ہمیں انڈین یونین کے خلاف بغاوت کرنے کا پروپیگنڈہ کرنا چاہئے مدبر کوثر" کوثر میں پاکستان سے بغاوت کرنے کی تبلیغ کریں۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہو گا کہ چونکہ مدیر کوثر" کوثر کے مدیر ہیں اسلئے یہ ممکن ہے۔ اور اسلئے وہ کوثر کی ادارت کے نااہل ہیں۔ ذرا عقل سے سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ نتیجہ درست ہو گا۔ باقی رہی یہ بات کہ

"سکھوں کو آخر الہام تو نہیں ہوا کرتا اور سکھ خواب دیکھنے کے بھی مدعی نہیں ہیں سکھوں کے کان میں قادیان کی بات کس نے ڈالی کس نے ان سے کہا کہ قادیان دیکر ننکانہ لے لو۔"

اگر اسکی تشریح ہمارے ذمہ ہے تو لیجئے غور سے سنئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سکھ جانتے ہیں کہ صرف احمدیوں ہی کو اپنے مقدس مقام کے لئے تڑپ ہے۔ سکھ جانتے ہیں کہ احمدیوں ہی نے گاندھی جی نہرو جی اور انڈین یونین کے دوسرے اکابر لیڈروں کو قادیان کی حفاظت کے لئے دُنیا کے تمام کونوں سے تاریں اور پیغام بھیجے۔ سکھ جانتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کا جذبہ قادیان کے لئے صدق دلی پر مبنی ہے پھر سکھ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ دوسرے مسلمان قادیان کو کیا حیثیت دیتے ہیں۔ جیسا کہ مدیر کوثر نے کہا ہے۔ پھر سکھ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ ایک احمدی ہے پھر سکھ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس وزیر خارجہ نے یو این او میں انڈین وفد کو سخت زک پہنچائی ہے پھر سکھ یہ بھی جانتے ہیں کہ پاکستان میں ایسے مسلمان بھی موجود ہیں۔ جو اس خبر کو احمدی ہونے کی وجہ سے سر ظفر اللہ خاں کے خلاف ضرور استعمال کریں گے۔ چنانچہ مدیر کوثر سکھوں کے اس حسن ظن کو ثابت کر رہے ہیں۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ سکھوں کو قادیان کا خیال کیوں آیا؟

ہم نے اُوپر سکھوں کا ذکر کیا ہے کیونکہ مدیر کوثر نے سکھوں کے علم کے متعلق استفسار کیا تھا لیکن مدیر کوثر کو معلوم ہو گا کہ مسٹر دوسانجھ کے بیان کے علاوہ بھی "قادیان اور ننکانہ" کی خبر پرتاب۔ ویر بھارت وغیرہ ہندو اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ مدیر کوثر کو اس بات کا اعتراف ہو گا کہ "یہ ہندو پریس" جھوٹی خبریں تراشنے میں ید طولیٰ رکھتا ہے اور پھر مدیر کوثر، یہ بھی جانتے ہیں کہ ہندو سیاستدان سیاست حاضرہ کے فن میں کتنے ماہر ہیں۔ اور ان کے لئے مسٹر دوسانجھ سے ایسا بیان دلا دینا کتنا آسان تھا۔

کیا اب بھی مدیر کوثر کو شک ہے کہ "قادیان کی بات سکھوں کے کان میں کس نے ڈالی"۔ اگر آپ صحیح سوچتے اور صحیح سمجھتے ہیں۔ تو کیا اب بھی مسٹر دوسانجھ کے بیان پر چوہدری ظفر اللہؓ کو آپ ماخوذ کرتے ہیں حالانکہ آپ کے پاس اس امر کے باور کرنے کے لئے بدظنی اور نفسیاتی مزاج کی ناکارہ شہادت کے سوا کچھ بھی نہیں پھر مدیر کوثر یہ بھی غور فرمائیں کہ کیا سر ظفر اللہ خاں ایسی فضول بات میں کوئی حصہ لے سکتے تھے جس کا نتیجہ سوا بدنامی کے کوئی نہیں نکل سکتا تھا۔ معمولی عقل کا انسان بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ "ننکانہ اور قادیان" کا تبادلہ کرنے کا صرف حکومت پاکستان کو اختیار ہے کیا سر ظفر اللہ کے پاس کوئی جادو تھا کہ وہ تمام پاکستان کے مسلمان اکابر لیڈروں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر چپکے سے سکھوں سے تبادلہ کر لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو و بھارت دا نول اخبار نویس اور سکھوں کی یہ سازش مدیر کوثر جیسے لوگوں کو تو ضرور گمراہ کر گئی لیکن پاکستان کے سمجھدار طبقہ کو گمراہ کرنے سے ناکام رہی اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوثر جیسے لوگوں کی کوششیں بھی ناکام ہی رہی ہیں۔ پاکستان کا یہ سمجھدار طبقہ سمجھتا ہے کہ مصیبت کے وقت جو اپنے ساتھ نہیں وہ دشمن کے ساتھ ہے اور پاکستان کے دشمن ویر بھارت وغیرہ اخبار ہی نہیں بلکہ اور بھی ہیں۔

مدیر محترم فرماتے ہیں:-

"الفضل کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا اختلاف مسلم لیگ یا پاکستان کی تحریک سے کانگرس اور لیگ کے تنازعات پر مبنی نہیں تھا ہم کانگرس کی تحریک قومیت کو بھی تمام تر باطل سمجھتے تھے۔ بلکہ ہمارا اختلاف محکم اسلامی تعلیمات پر مبنی تھا۔"

ہمیں نہیں معلوم کہ وہ محکم اسلامی تعلیمات کونسی ہیں جو یہ سکھاتی ہوں کہ جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نام لیوا تمام کی تمام قوم کفر کی دائمی غلامی میں جا رہی ہے

تو ہم ان کے بچانے کے لیے ایک انگلی بھی نہ ہلائیں۔ نہ صرف انگلی ہی نہ ہلائیں بلکہ اپنے خود ساختہ تدیّن کے تخت پر بیٹھ کر ان پر تمسخر اڑائیں اور مسلم لیگ کو ووٹ دینا تو تعاون علی الشر سمجھیں لیکن اخبار کے ڈیکلریشن لینے کاغذ کے حصول اور ہزاروں دیگر ذاتی فوائد کے لیے باطل حکومت سے استدعائیں کرنے کو تعاون علی البرّ خیال کریں۔ قرآن کریم۔ سنّت

اور حدیث نبوی میں تو ایسی محکم اسلامی تعلیمات کم از کم نہیں ملتیں کہ مظلوم قوم کو ووٹ دینے کے وقت تو مطالبہ کریں کہ ؎

ہمیں چاند لا دو تو ہم سوت کاتیں

لیکن جب اپنی ذاتی فوائد مدنظر ہوں۔ تو سب کچھ فراموش کر دیں اور اصول پرست کے اصول پرست بنے رہیں یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔

قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کے لئے انتظام کیا ہوا ہے۔ احمد نگر نے بزم حسن کا اجلاس کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کا درس جاری کیا ہے۔ جمشید پور نے اپنی لائبریری قائم کی ہوئی ہے۔ جس سے خدام کے علاوہ دیگر دوست فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

شعبہ تبلیغ

کوئٹہ نے دس کتب حضرت مسیح موعود اور دس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سیالکوٹ نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ احمد نگر نے آٹھ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ جمشید پور ہر اتوار خدام کے وفود تبلیغ کیلئے باہر جاتے ہیں۔

شعبہ وقار عمل

جمشید پور پانچ گھنٹے دو وقار عمل کر کے دو غیر مسلموں کے مکانات کی صفائی کی۔ کوئٹہ تین وقار عمل

منائے گئے۔ ورزش اور پی ٹی کا انتظام کیا گیا۔ دیگر تربیتی پہلو مدنظر رکھے گئے۔

(خاکسار نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ نے امسال ورنیکلر فائنل مڈل .... کا امتحان دیا ہے احباب اُن کی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم عبد العزیز بوجہ بخار بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرماویں۔ (بابو محمد اسمٰعیل احمدی ہیڈ کلرک کشمیر مسلم کانفرنس پبلسٹی بیورو۔ کشمیر سٹیٹ پراپرٹی دھیان سنگھ بلڈنگ لاہور)

(۳) خاکسار نے امسال ایف۔ ایس۔ سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ امتیازی کامیابی کیلئے دعا فرماویں۔

(اظہار الحسن II ایر ایمرسن کالج ملتان)۔

ولادت:۔ ملک سردار احمد صاحب لائلپوری ہیڈ کلرک چیف انجنیئر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی الیکٹریکل برانچ آفس لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۰ مئی کو لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرماویں۔

غریب زمیندار مہاجرین کے لئے بہترین موقع

علاقہ منٹگمری میں مربعوں پر مال مویشی سنبھالنے کا کام کرنے کے لئے ایسے غریب طبع شخص کی ضرورت ہے۔ جو محنت و دیانت سے کام کرے میاں بیوی ہوں تو رہائش کا انتظام ہو سکے گا۔ ضرورت مند دوست شرائط وغیرہ تفاصیل جوابی خط بھیج کر دفتر اخبار "الفضل لاہور" سے معلوم کریں۔

دعائے مغفرت:۔ قریشی عطاء اللہ صاحب کلرک بیت المال کا لڑکا مطیع اللہ بعمر ایک سال ۱۶ ش ہجری کو بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس سے قبل قریشی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور ایک لڑکا لاہور آکر وفات پا چکے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ (احمد حسین کاتب)

جامعہ احمدیہ احمد نگر

مولوی فاضل کلاس کے طلباء کا امتحان جون کے شروع میں ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دینی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

زندگی وقف کریں

زندگی وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمتِ دین کرتے ہوئے بسر ہو۔ زندہ وہی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اسی کی دی ہوئی زندگی قربان کر دی ہو۔ احباب جماعت سے وقف زندگی کی تحریک پوشیدہ نہیں۔ لہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آپ انشراحِ صدر کے ساتھ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ زندگی وقف کرنے کے لیے تعلیم کی کوئی شرط نہیں۔ بلکہ ناخواندہ دوست بھی اپنی قربانی پیش کر سکتے ہیں جو دوست اس مبارک تحریک میں شامل ہونا چاہیں دفتر ہذا کو اپنے مکمل پتوں سے مطلع فرمائیں انہیں فارم معاہدہ وقف زندگی ارسال کر دیا جائے گا۔

نیز جن دوستوں نے پہلے ہی زندگی وقف کی ہوئی ہو وہ اپنے موجودہ پتوں سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں اور اپنی عمر۔ تعلیم۔ موجودہ آمد اور تعداد بچگان بھی تحریر فرمائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر تین ماہ کے بعد اپنے پتوں کی اطلاع دے دیا کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

رپورٹ کارگذاری مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ مارچ میں مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی (بعض مجالس کی طرف سے مطبوعہ فارم پر موصول نہیں ہوئی چاہیئے کہ ہر مجلس مطبوعہ فارم پر رپورٹ بھجوائے) مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔ جمشید پور۔ کنری سندھ سیالکوٹ چھاؤنی۔ احمد نگر۔ کنالوران کی طرف سے مجموعی طور پر مندرجہ ذیل مساعی کی گئی:۔

شعبہ خدمت خلق

مجلس احمد نگر نے مسواکیں کاٹ کر خدام میں تقسیم کیں۔ گاؤں میں مفت دواؤں کی تقسیم کا انتظام کیا۔ بعض مسافر غرباء کے کھانے کا انتظام کیا۔ ایک ضعیفہ کی مالی امداد کی۔

مجلس جمشید پور کی طرف سے ان پڑھ آدمیوں کی ملازمت کے حصول کے لئے درخواستیں لکھ کر دی گئیں۔ مجلس سیالکوٹ نے دو مہاجرین کے آباد کرانے کی تسلی بخش جدوجہد کی۔

شعبہ تعلیم

مجالس سیالکوٹ کنری۔ جمشید پور نے خدام کو

رفتار زمانہ

(از ملک فضل کریم خاں صاحب صدر حلقہ محمد نگر میور روڈ لاہور)

جہاں سے اُجاڑا ہے صیّاد تُو نے
وہیں پھر بنائیں گے ہم آشیانہ

کسی نے جو چھیڑا ہمارا فسانہ — بدلنے لگا کروٹیں پھر زمانہ
ہماری کہانی ہماری زبانی — مزا آج دے گا ہمارا فسانہ
وُہ دن جبکہ تھے ہم مکیں قادیاں میں — ہماری تھی دُنیا ہمارا زمانہ
مگر اب یہ حالت ہوئی جا رہی ہے — کہیں بھی نہیں ہے ہمارا ٹھکانہ
وُہ جس کی زمیں پر تھا رشک آسماں کو — وُہ جس کی نظر دیکھتا تھا زمانہ
وُہ جس آستانے کا سجدہ تھا سجدہ — جبیں ڈھونڈتی ہے وہی آستانہ
تڑپتے ہیں دِل اور ترستی ہیں آنکھیں — وُہ دِن اَور تھے اور تھا وُہ زمانہ
جہاں سے اُجاڑا ہے صیّاد تُو نے — وہیں پھر بنائیں گے ہم آشیانہ
عدو کی عداوت کہاں تک بیاں ہو — وُہ ظلم و ستم وُہ روش وحشیانہ
زمانے کو جو یاد رکھتا نہیں ہے — اُسے بھول جاتا ہے یکسر زمانہ
روش ہے زمانے کی جس کی نظر میں — اُسی کی ہے دُنیا اُسی کا زمانہ
نہ چاہو تو چاہے جو چاہو نہ چاہے — ہے دُنیائے دوں کا عجب کارخانہ
ذرا کھول کر آنکھ دیکھ اے مسلماں — کہاں سے کہاں جا کے پہنچا زمانہ

ملفوظات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

چند سوالات کے جوابات

فرمودہ ۵ ر اپریل بعد نماز مغرب بمقام پشاور

مرتبہ عبدالحمید صاحب آصف

بعد نماز مغرب جب حضور مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ تو مختلف دوستوں نے حضور کی خدمت میں جو سوالات کئے اور حضور نے ان کے جو جوابات عطا فرمائے وہ افادۂ عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

س۔ کیا پاکستان میں اسلامی حکومت قائم ہوسکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ اصل سوال جس پر آج میں نے اپنے لیکچر میں بھی زور دیا ہے یہ ہے کہ کسی عمارت میں اگر اینٹیں کچی لگائی جائیں۔ تو وہ عمارت کچی ہوگی یا پکی؟ سائل نے جواب دیا۔ کہ وہ عمارت کچی ہوگی۔ حضور نے فرمایا کسی عمارت میں اگر پکی اینٹیں لگائی جائیں۔ تو وہ عمارت پکی ہوگی یا کچی؟ سائل نے جواب دیا۔ کہ وہ عمارت پکی ہوگی۔ حضور نے فرمایا یہی مثال حکومت کی ہے۔ حکومت ایک مجموعے کا نام ہے اور وہ مجموعہ افراد ہیں۔ اگر افراد حقیقی مسلمان ہوں گے۔ تو حکومت اسلامی ہوگی۔ جب بھی اسلامی حکومت ٹکڑے ہوگی۔ چونکہ افراد بھی مسلمان سچا ہونگے۔ وہ بہت حد تک اسلامی رہے گا۔ جب اکثر افراد ملک غیر مسلم ہونگے خواہ عقیدۃً خواہ عملاً تو جب حکومت میں ضعف آ جائیگا۔ جو باقی رہے گا وہ کلی طور پر غیر اسلامی ہوگا ہی۔ جب تک افراد حقیقی مسلمان نہیں بن جاتے۔ اس وقت تک حکومت کبھی بھی اسلامی نہیں بن سکتی۔

س۔ کیا ترکی میں اسلامی حکومت قائم ہے؟

ج۔ اسلامی حکومت کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس حکومت کے اجزا اور اس کے کل کی بنیاد اسلام پر ہو۔ اتاترک کے متعلق مشہور ہے۔ کہ وہ شراب میں مخمور رہتا تھا۔ جب کبھی اسلام کے خلاف بات کی جائے۔ تو ترک بھی شور ڈال دیتے ہیں۔ گو وہ اس لئے شور نہیں ڈالتے۔ کہ ان کے دل میں مذہب اسلام کی عزت ہے۔ یا مذہب اسلام کی محبت ہے۔ بلکہ چونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اس نام کی عزت ان کے دل میں ہے اور وہ اسلام کے خلاف سنکر ایک صدمہ محسوس کرتے ہیں۔ وہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر اسلام کو نقصان پہنچا تو انکو بھی ساتھ ہی نقصان پہنچیگا۔ اسلئے وہ اسلام کے لئے غیرت دکھاتے ہیں۔ ان کو اسلام کا زور پولیٹیکل حالات کی وجہ سے ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ترکی میں اسلامی حکومت قائم ہے۔

خدا تعالےٰ نے تو یہ دیکھنا ہے کہ ہر مسلمان کے دل پر اسلام کی حکومت قائم ہے یا نہیں۔ اگر ہر فرد حقیقی مسلمان نہیں بن جاتا۔ تو مونہہ کی باتوں سے وہ خدا تعالےٰ کے حضور کس طرح مسلمان بن سکتا ہے۔ اور جب تک فرد مسلمان اسلام کے احکام پر چل کر حقیقی مسلمان نہ بن جائے۔ حکومت اسلامی قائم کس طرح ہوسکتی ہے۔

س۔ حنفی، شیعہ، موحد اور احمدی قانون بناتے ہوئے آپس میں اختلاف کریں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ ہمارے فرقہ کے مطابق یہ قانون ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح قرآن کریم میں لکھا ہے۔ اس طرح تو بہت مشکل پڑ جائیگی۔

ج۔ قانون تو ملک میں ایک ہی ہوگا۔ اور فقہاء نے اجازت دی ہے۔ کہ ہر فرقہ کے عقیدہ کے مطابق قاضی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس لئے مشکل کوئی نہ پڑے گی۔ آخر ہزار سال تک مسلمانوں نے اس اختلاف کے باوجود گزارہ کیا تھا یا نہیں؟ فقہ کی تشریح میں خواہ کتنا اختلاف ہو آخر سب فرقوں کے مسائل احکام قرآنیہ کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور اختلاف اکثر جزئی رہ جاتا ہے۔

س۔ ترکی کے سوا دوسرے اسلامی ممالک میں کیا اسلامی حکومت قائم ہے؟

ج۔ افغانستان کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہاں کی تفصیلات کا علم نہیں۔ ترک اور ایران تو صراحتاً کہتے ہیں کہ ان ممالک میں اسلامی حکومت نہیں ہے۔ سلطان ابن سعود کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے اسلامی احکام کو اپنے ملک جاری کیا ہوا ہے۔ باقی ممالک میں سے کسی میں بھی اسلامی حکومت قائم نہیں۔ اور نہ وہ اس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں کہ ان ممالک میں اسلامی حکومت قائم ہے۔

س۔ یہ جو حضور نے فرمایا ہے۔ کہ فرد مسلمان جب تک حقیقی مسلمان نہیں بن جاتا۔ اسلامی حکومت قائم ہونی مشکل ہے۔ اور اسی طرح تمام اسلامی قوانین کو جاری کرنا بھی مشکل ہے۔ اگر حکومت اسلامی قوانین کو جاری کردے۔ تو اس طرح مسلمان اسلامی قوانین کے مطابق مجبوراً عمل کرکے کیا حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔

ج۔ جبر سے کبھی دل کی اصلاح نہیں ہوسکتی جب دل کی اصلاح نہ ہوگی۔ تو ایک مسلمان کس طرح حقیقی مسلمان بن سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ پہلے دل کی اصلاح کی جائے۔ اور دل کی اصلاح بغیر ذہنی تغیر کے نہیں ہوسکتی۔ اور ذہنی تغیر کبھی جبر سے پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

س۔ ایک لڑکا شراب پیتا ہے اس کا باپ اس کو منع کرتا ہے۔ باز نہ آنے پر وہ اسکو مارتا ہے۔ آخر لڑکا شراب چھوڑ دیتا ہے اسی طرح حکومت کو یہاں بھی جبر سے کام لے کر قوانین کو جاری کرنا چاہیئے۔

ج۔ لڑکا شراب اس طرح چھوڑ تو دیتا ہے لیکن کیا وہ دل سے بھی اس کو بُرا کہنے لگتا ہے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ظاہر کی اصلاح میں کبھی جبر بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ جبر بھی اسی وقت مفید ہوتا ہے۔ جب رائے عامہ ساتھ ہو۔ اگر رائے عامہ خلاف ہوگی تو پھر جبر مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر ایک جبر کے حق میں ہوگا تو نو اس کے خلاف ہو جائینگے۔ اور پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اس طرح ملک کا امن برباد ہو جائے گا۔

س۔ ایک نبی ایک قرآن ایک خدا کو جب سب فرقے مانتے ہیں۔ پھر ان میں یہ اختلاف کس وجہ سے ہیں۔

ج۔ اختلافات باوجود اتحاد کے ہوتے ہیں۔ دو بھائیوں کے مزاج میں اختلاف ہوتا ہے۔ میاں بیوی میں اختلاف ہوتا ہے پس اختلاف ہونا بوجہ ایک خدا اور ایک قرآن کے بعید نہیں۔ اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ اختلاف تفرقہ کا موجب کیوں ہو۔ اور اس کا جواب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اختلاف امتی رحمۃ۔ یعنی میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ جب تک مسلمانوں کی اکثریت نے اسلام کا جھنڈا اونچا رکھا۔ اختلاف کے ہوتے ہوئے انہوں نے ساری دنیا کو فتح کر لیا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اختلاف نہ رہے۔ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ اختلاف رہنا چاہیئے اس سے علوم کی ترقی ہوتی ہے۔ اور اختلاف قیامت تک رہے گا۔ کوئی طاقت اس کو مٹا نہیں سکتی۔

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ میں جب جنگ ہوئی۔ تو ایک عیسائی بادشاہ نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر اسلامی ممالک پر حملہ کا ارادہ کیا۔ اور حضرت معاویہؓ کو جب اس کا علم ہوا تو آپ نے اس کے بد ارادہ کو دیکھتے ہوئے اسے لکھا کہ خبردار اگر تم نے اسلامی ممالک کی طرف رخ کیا۔ تو سب سے پہلا جرنیل جو علیؓ کی طرف سے تم سے لڑنے کو نکلے گا۔ وہ میں ہونگا۔ تو اختلاف کے باوجود قرون اولےٰ کے مسلمان ترقی کرتے چلے گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ جب تک ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی رنگ میں امت رہیں گے۔ ہمارا اختلاف رحمت ہوگا۔ دشمنی اور افتراق پر مبنی نہیں ہوگا۔ اختلاف ہی ہے جو ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اگر اختلاف مٹ جائے تو ترقی جاتی رہے۔

۵ ر اپریل ۱۹۴۸ء بعد نماز عشاء

ایک غیر احمدی دوست نے گزشتہ فتنہ کے دنوں میں چند غیر مسلموں کو قتل کیا تھا۔ اس نے ایک احمدی دوست سے کہا کہ اس کی طرف سے حضور کی خدمت میں استفسار کیا جائے کہ غیر مسلموں کا قتل جو اس نے ان دنوں میں کیا ہے۔ کیا یہ گناہ ہے۔ اگر گناہ ہے تو اس کا علاج کیا ہے۔ حضور نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ یہ فعل گناہ ہے۔ اور اس کا علاج توبہ ہے۔ حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ غیر مسلموں نے ہمارے مسلمان بھائیوں کو قتل کیا تھا۔ ان کا بدلہ لینے کے لئے ان کو قتل کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قتل کا قصاص لینا حکومت کا کام ہے۔ نہ کہ کسی فرد یا بعض افراد کا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھوں تو کیا میں زانی کو مار ڈالوں

آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اگر تم زانی کو قتل کرو گے تو تم قاتل قرار دیئے جاؤ گے اور تمہیں وہی سزا دی جائے گی۔ جو ایک قاتل کو دی جاتی ہے۔ اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ زنا کی سزا سنگسار کیا ہے۔ پھر میں اسے کیوں نہ مار دوں۔ آپ نے فرمایا تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو قاتل قرار پاؤ گے۔ حق یہ ہے کہ یہ قاضی کا کام ہے۔ کہ وہ مقدمہ کو سنے۔ سارے حالات پر غور کرے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص مجرم سمجھتا ہے۔ وہ قاضی کی نظر میں مجرم نہ ہو۔ فرض کرو کہ زانی فاتر العقل ہے۔ تو ایسے شخص کو شریعت سزا نہیں دیتی۔ حالات کے مطابق فیصلہ کرنا قاضی کا کام ہے۔ کئی دفعہ ایک شخص ایک فعل کو جرم سمجھ لیتا ہے۔ لیکن درحقیقت وہ جرم نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ گھر تشریف لائے۔ تو آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی حضرت میمونہؓ اپنے سگے بھائی معاویہ کو پیار کر رہی ہیں۔ عربوں میں بھائی بہن کو پیار کرنے کا عام رواج ہے۔ جب آپ گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ میمونہ کچھ گھبرا سی گئی ہیں۔ آپ نے ان کی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے فرمایا۔ میمونہ تم جس سے محبت کرتی ہو۔ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔ فرض کرو ایک بہن کا سگا بھائی اس سے کئی سال سے جدا ہے۔

خاوند گھر سے باہر گیا ہوا ہے۔ بھائی گھر آتا ہے۔ وہ دونوں بہن بھائی مدتوں کے بچھڑے ہوئے گلے ملتے ہیں۔ خاوند باہر سے آتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی ایک غیر مرد سے گلے مل رہی ہے۔ وہ تلوار پکڑتا ہے۔ اور اپنی بیوی کے بھائی کو قتل کر دیتا ہے۔ اب دیکھو یہ فعل کتنا خطرناک ہوگا۔ اگر افراد کے ہاتھ میں زانی کو سزا دینا شریعت رکھ دیتی۔ تو بدامنی کا دروازہ کھل جاتا۔ اس لئے شریعت نے جو معاملات حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ قاضی کے ہاتھ میں رکھے ہیں۔ اگر افراد خود فیصلہ کریں گے۔ تو ان کے فیصلے غلط ہونگے

اس کے بعد خطابوں کے متعلق بات شروع ہوئی۔ حضور نے فرمایا ایک احمدی کو ایک حکومت ہند کے وزیر نے کہا کہ ہم آپ کے حضرت صاحب کو خطاب دینا چاہتے ہیں۔ کیا وہ قبول کر لیں گے۔ اس احمدی نے جو صحیح طور پر میرے مقام سے واقف نہیں تھا جواب دیا کہ اگر ان کی شان کے مطابق ہوگا۔ تو وہ قبول کر لیں گے۔ اس احمدی نے مجھے چٹھی لکھی۔ اور اس واقعہ کا ذکر کیا۔ میں نے اسے لکھا کہ تم نے میری سخت ہتک کی ہے۔ مجھے وہ انگریز کیا رتبہ یا خطاب دیگا۔ بادشاہوں کو بھی وہ رتبہ نصیب نہیں جو مجھے اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے۔ اس کے بعد وہ احمدی اس وزیر کے پاس گیا اور جاکر کہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے حضور کا مقام آپ کے خطابوں سے بالا ہے

اعلان معافی

چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی (وزنویس) کے خلاف۔ خلاف ورزی نظام سلسلہ کی شکایت تھی۔ علاوہ ان کا یہ بھی قصور تھا۔ کہ ان کی قادیان جانے کی باری تھی۔ جس سے انہوں نے دریغ کیا تھا۔ اس کی بناء پر ان کو مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب انہوں نے اپنے قصور پر اظہار ندامت کیا۔ اور ۱۱ ۵/۴۸ کو وہ قادیان چلے گئے ہیں۔ جس کی بناء پر حضور نے ازراہ کرم و شفقت ان کو معاف فرما دیا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ

اعلان

میرے ایک مخلص احمدی دوست جو مستند طبیب اور لائق تاجر ہیں اور دیہاتی زندگی کو پسند کرتے ہیں۔ اگر کسی دیہاتی جماعت میں ایسے طبیب اور تاجر کی ضرورت ہو۔ تو براہ مہربانی پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ صابر منیجر سنگر مشین ریل بازار گجرانوالہ

ولادت

مکرم سلطان علی صاحب اوورسیر منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور نیک وصالح ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اکمل گورنمنٹ کوارٹرز لاہور

چندہ پچاس فیصدی آمد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد بذریعہ الفضل کئی بار احباب کے گوش گزار کیا جا چکا ہے۔ کہ جو احباب اس نئی تحریک میں حصہ لیتے ہوئے اپنے چندوں میں اضافہ فرمائیں۔ وہ مرکز میں اپنے چندے بھجواتے ہوئے اس کی تفصیل ضرور بھجوا دیا کریں۔ کہ ارسال کردہ رقم میں کس قدر رقم کس چندہ کی ہے۔ احباب جماعت سے اور خاص کر سیکرٹریان مال جماعت ہائے مقامی سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ مرکز میں چندے بھجواتے وقت اس امر کا ضرور ذکر فرما دیا کریں کہ جو رقم اب ارسال کی جا رہی ہے اس میں وہ رقم کس قدر ہے۔ "جو حضور جہاں پسند فرمائیں خرچ کی جائے" اور کہ اس اضافہ والی رقم میں کس قدر رقم کس دوست کی ہے۔ اور اب تک جن احباب نے اس تحریک کے ماتحت جس قدر زائد رقم مرکز میں بھجوائی ہے۔ ان کے متعلق براہ مہربانی فوری مطلع فرمائیں۔ کہ کس کی طرف سے کب بھجوائی گئی۔ اور اگر علم ہو۔ تو کونسے نمبر خزانہ و تاریخ سے مطلع فرما دیا جائے۔ جس کے ماتحت وہ رقم داخل خزانہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئی۔ کیونکہ نظارت بیت المال ایسے مخلصین کے اضافہ والے حصہ کا علیحدہ ریکارڈ رکھنا چاہتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ جیسے جیسے رقوم وصول ہوں۔ حضور کی خدمت میں بغرض دعا عرض کیا جائے۔ کہ فلاں دوست نے اس قدر رقم "جہاں حضور فرمائیں خرچ ہو" کی غرض سے مرکز میں بھجوائی ہے۔ نظارت بیت المال

کماؤ اور خوب کماؤ لیکن دین کی خاطر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ ہجرت میں فرمایا ہے۔ کہ اس بارہ میں کئی بار توجہ دلا چکا ہوں۔ . . . . . ایماندار کہلانے کے تو بالکل مستحق نہیں"

اب ایسے احباب کے لئے اللہ تعالےٰ اور حضور کی خوشنودی کا یہی راستہ ہے۔ کہ جو کام یا کارخانہ یا جائداد ان کو ملی ہے۔ اس سے جو بھی آمد ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی خاطر سلسلہ کو بھجوا دیں۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو"

کم از کم نصف آمد چندہ ضرور سلسلہ کو دیں۔ تا جیسا کہ حضور کئی بار پہلے بھی فرما چکے ہیں کہ مومن کو چاہیئے۔ کہ اس کا ہر کام محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ہو۔ اس کو چاہیئے کہ وہ ہر فن میں مہارت حاصل کرے۔ ایک مومن تاجر ایسی تجارت کرے کہ وہ دنیا کا سب سے بڑا تاجر بن جائے۔ ایک صناع ایسی صنعت کرے کہ سب سے بڑا صناع بن جائے ایک نجار ایسی نجاری کرے کہ سب سے بڑا نجار بن جائے۔ لیکن ہر جہت سے اس کا بڑا بننا محض اللہ تعالےٰ کے سلسلہ کی خاطر ہو۔ وہ جو کمائے محض اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرے نظارت بیت المال

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد صدیق صاحب ثاقب رپورٹر الفضل کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) پنجاب یونیورسٹی کے ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی اور بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات ۱۰ جون کو شروع ہونے والے ہیں۔ اس لئے تمام طلباء احباب جماعت سے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار محمد احمد انور حیدر آبادی متعلم ٹی۔ آئی کالج لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے:

زمیندار جماعتوں کے عہدداران کی توجہ کے قابل

نہایت ضروری اعلان

اس وقت فصل ربیع نکل رہی ہے۔ اس لئے ہر امیر۔ پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری مال اور مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ وصولی چندہ کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ اس فصل پر بروقت چندہ کی وصولی کے دو ماہ ہی ہیں۔ جن میں اگر زمیندار عہدہ داران محنت سے کام لیں تو اس فصل کا چندہ ہر فرد کی اصل آمد کے مطابق پورا وصول ہونا یقینی بات ہے۔ موجودہ مالی مشکلات کا جو سلسلہ ہمارے سامنے درپیش ہے۔ اس کا ہر ایک احمدی دوست کو ضرور احساس ہو گا۔ اس لئے اگر ہر عہدیدار اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرتے ہوئے ان تھک کوشش اور پورے ایثار سے کام کرے تو ہر دوست سے اس کی آمد کے مطابق بآسانی چندہ وصول کیا جا سکتا ہے۔

بعض زمیندار دوستوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے ماتحت اپنی آمد کا نصف۔ تیسرا یا چوتھا حصہ چندہ میں لکھوایا۔ اس کے علاوہ دوسرے کئی دوستوں نے بھی کچھ نہ کچھ زیادتی کی ہے۔ اس وقت اسلام آپ سے ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اگر بعض مخلص دوست اس وقت بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کر رہے ہیں۔ تو ساتھ ہی ان کے اخلاص اور حقیقی درد کا یہ بھی تقاضا ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے دوستوں کے پاس اپنے وقت کی قربانی کر کے جاویں۔ اور ان سے اس مالی قربانی کا جو انہوں نے وعدہ فرمایا ہے پورا کرنیکا مطالبہ کریں اور ان کے پاس سے نہ اٹھیں۔ جب تک کہ جنس یا نقدی کی صورت میں وہ موعودہ رقم وصول نہ کر لیں۔

جہاں صوبائی یا ضلعوار نظام ہے۔ وہاں کے امراء کو بھی اس طرف فوری توجہ فرمانی چاہیئے۔ کہ جماعتوں میں جہاں ضرورت ہو پہنچ کر عہدیداران مال کو تاکید کریں۔ کہ یہ وصولی کا وقت ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ اور جماعت کے ذی اثر اصحاب کو وفد کی صورت میں تمام احباب تک بھجوا کر وصولی کا انتظام ہونا چاہیئے۔ جہاں ضلعوار نظام نہیں ہے۔ وہاں کی جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ اور سکرٹریان مال کا خود فرض ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی کوشش سے کام لیں۔ اگر کوئی عہدہ دار ذمہ داری لینے کے بعد سستی اور لاپرواہی سے کام لیتا ہے۔ تو یقیناً وہ خدا کے حضور جوابدہ ہے۔

خیال رہے کہ احباب جب چندوں کی رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ تو تفصیل ساتھ درج ہو۔ کہ کس قدر رقم کس چندہ میں شامل کی جائے۔ تا جو رقم زائد رہے۔ وہ حضور کے ارشاد کے ماتحت الگ کی جا سکے۔ اور حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے کہ فلاں فلاں احباب نے اس قدر رقم اضافہ کے ساتھ بھجی ہے۔ (نظارت بیت المال)

تعلیم الاسلام ہائی سکول

ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول تعطیلات کے بعد یکم جون ۱۹۴۸ء کو کھل رہا ہے۔ احباب اپنے بچوں کو ۳۱ مئی تک چنیوٹ میں بھجوا دیں تا کہ طلباء بروقت وہاں داخل ہو سکیں اور قومی تعلیم و تربیت سے متمتع ہو سکیں۔

احباب جماعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک اس قابل ہو چکے ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی قومی درسگاہ میں تعلیم دلوا سکیں۔ ان کی اس وقت کی قربانی قومی اور ملی لحاظ سے انشاء اللہ نیک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہو گی اور خود ان کے لئے ثواب کا موجب۔ اس بارہ میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم تکلیف اٹھا کر بھی اپنے بچوں کو اپنے ہی سکول میں داخل کروائیں۔

دلچسپ معلومات

(۱) اگر آپ چار سو تینتیس ۴۳۳ مرتبہ چاند تک جائیں اور آئیں تو آپ کا یہ سفر اتنا ہو گا۔ کہ لندن کی زمین بالائے گاڑیوں نے گذشتہ سال کیا۔ بیس کروڑ چالیس لاکھ میل لیکن اگر آپ سے یہ کہا جائے کہ گذشتہ سال زیر زمین گاڑیوں میں سفر کرنے والوں کی تعداد چین کی ساری آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ تو آپ زیادہ حیران نہیں ہوں گے۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ لندن کا زیر زمین ریلوے سسٹم دنیا میں سب سے بڑا ہے۔ ایک سال میں مسافر جتنی ٹکٹیں خریدتے ہیں ان کی لمبائی سولہ ہزار میل ہے۔ لندن کی زیر زمین ریلوے دنیا کا محفوظ ترین مقام ہے رات کو جب ہم گھنٹوں کے لئے گاڑیاں چلنی بند ہو جاتی ہیں تو آٹھ سو کے قریب پلیٹ لیبر ریلوے لائن کا معائنہ کرتے ہیں۔ پانچ لاکھ مسافروں میں سے ایک مسافر کو حادثہ پیش آتا ہے۔۔۔۔۔ بڑے بڑے پنکھوں کے ذریعے ہر لمحہ اس "زیر زمین شہر" میں ہوا بنائی جاتی ہے۔ جس سے درجہ حرارت ستر کے قریب رہتا ہے۔

۲۔ چین کی دیوار ایسی صنعت اور کاریگری کا نمونہ ہے کہ انسان کو اس کے دیکھنے سے خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔ ایک مشہور آدمی کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص فخر سے یہ بات کہے کہ اس کے دادا نے چین کی دیوار دیکھی ہے۔ تو اس کی شیخی بے جا نہیں۔ یہ دیوار قریباً آٹھ سو میل لمبی ہے۔ تیس ۳۰ گز اونچی اور اس قدر چوڑی ہے کہ چھ سوار پہلو بہ پہلو فراغت سے اس پر گھوڑے دوڑا سکتے ہیں۔ اور سو سو قدم پر دو منزلے سہ منزلے برج بنے ہوئے ہیں۔ بعض مقامات پر یہ دیوار آدھ میل اونچے پہاڑ کی چوٹی کے سر سے گذرتی ہے اور زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ جس جگہ دریا میں بنائی گئی ہے وہاں صدہا جہاز پتھروں سے بھرے ہوئے پانی میں ڈبو دئے گئے ہیں۔ اور ان پر اس کی بنیاد کو قائم کیا گیا ہے۔ تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ ۲۵۰ سال میں صحیح یہ دیوار تعمیر کی گئی تھی۔ اور اس کا اصل مقصد یہ تھا کہ چینیوں کو وحشی تاتاریوں کے متواتر حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔ دیوار کیا ہے چینیوں کے عزم اور استقلال کی ایک شاندار یادگار ہے۔

خاکسار صلاح الدین ناصر لاہور

تصحیح اعلان

۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کے الفضل میں عزیزہ اقبال بیگم شمیم اور عزیز محمود احمد کے عقد کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے حق مہر کا اندراج نہیں ہو سکا ہے اس لئے اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے (مفتی محمد صادق)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۔۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب صاحب سب جج بہادر درجہ اول سرگودھا۔

دعویٰ یا اپیل دیوانی عبدالکریم خاں ولد حاجی عبدالحلیم خاں قوم پٹھان سکنہ لقمان آباد داخل نواب پور بنام دلیسراج ولد دیویدیال و مسماۃ دیران بائی بیوہ دیوی دیال قوم ڈھنگ سکنہ لقمان آباد داخل نواب پور تحصیل و ضلع شاہ پور۔

جس کی دعوے دلا پائے مبلغ -/۲۶۰۰ روپے بابت ۳/۸ حصہ مدعی قیمت پیداوار بنام دلیسراج ولد دیویدیال و مسماۃ دیران بائی بیوہ دیویدیال قوم ڈھنگ سکنہ لقمان آباد داخل نواب پور تحصیل شاہ پور۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ دلیسراج مسماۃ دیران بائی۔ مذکور سمن تعمیل سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام دلیسراج و مسماۃ دیران بائی مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ یکم ماہ جون ۱۹۴۸ء کو مقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا ہیں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۷ مئی ۱۹۴۸ء کو دستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم مہر عدالت

سرحد میں پارلیمنٹری سیکرٹریوں کا تقرر

پشاور ۲۰ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ارباب محمد شیر اور مسٹر محمود اعظم کو وزیر اعظم صوبہ سرحد کے پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ضیاء محمد کو وزیر مال کا اور خان محمد ذمان کو وزیر تعلیم کا پارلیمنٹری سیکرٹری بنایا گیا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں میعادی بخار کی وبا

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۸ مئی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں میعادی بخار کی وبا پھیل گئی ہے چنانچہ مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد سے ٹیکوں کی دوائی بھیجی جا رہی ہے۔

چیکوسلواکیہ یہودی ریاست کو تسلیم کرلیگا

پراگ ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت چیکوسلواکیہ نے فلسطین کی یہودی ریاست کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مسجد عمرؓ پر ناکام یہودی بمباری

قاہرہ ۲۰ مئی۔ فلسطین سے یہودی جنگی اقدامات کے سلسلہ میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کل یہودی طیاروں نے مسجد عمرؓ پر بمباری کی۔ لیکن یہ بمباری کلیتہً ناکام رہی اور مسجد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ شاہ مظفر میں عربوں کی طیارہ شکن توپوں نے زبردست جوابی کارروائی کی۔ اور حملہ آور یہودی طیاروں کو مار بھگا دیا گیا۔

فرانس نے بھی تسلیم کر لیا

پیرس ۲۰ مئی۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس کے ذریعہ فلسطین میں یہودیوں کی ریاست کے قیام پر اظہار مسرت کیا گیا ہے اور عرب ریاستوں سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ امن کے قیام کے لئے بین الاقوامی تعاون حاصل کریں۔

پاکستان کے لئے کھڈیوں کا کپڑا

کراچی ۲۰ مئی:- معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سندھ کی حکومت اپنے کپڑے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک سکیم پر غور کر رہی ہے۔ یہ سکیم پانچ سال سے دس سال کے عرصہ کے لئے ہے۔ اس سکیم کے مطابق کھڈیوں سے ۸ کروڑ گز کپڑا سالانہ حاصل ہو گا۔ اس کپڑے سے صوبہ کی پچاس لاکھ آبادی کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔

غیر مسلم پناہ گزینوں کے ہاتھوں اسی ہزار ٹن اناج کی بربادی!

جموں و کشمیر کے ڈیڑھ لاکھ مہاجرین کے لئے مفت راشن کا انتظام

سیالکوٹ ۲۱ مئی:- ضلع سیالکوٹ کے محکمہ خوراک کے ایک نہایت ہی ذمہ دار افسر نے آج ہمارے نامہ نگار خصوصی کو دوران گفتگو بتایا کہ غیر مسلم پناہ گزین جاتے وقت اسی ہزار من کے قریب اناج ضائع کر گئے تھے یا اٹھا لے گئے تھے۔ اور ضلع سیالکوٹ پر تو چاروں طرف سے مہاجرین کی آمد کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ لیکن ہم پھر بھی بغیر کسی دوسرے ضلع کی امداد کے صورت حالات کا نہایت پامردی سے مقابلہ کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ حالانکہ گذشتہ سالوں میں ہم دوسرے ضلعوں سے ایسی امداد حاصل کرتے رہے ہیں۔

آپ نے کہا۔ اول تو مشرقی پنجاب اور دیگر ہندوستانی علاقوں میں سے مہاجرین کی آمد غیر متوقع تھی۔ لیکن جموں و کشمیر سے معیت زیادہ لوگوں کا وارد ہونا تو بالکل ہی غیر متوقع تھا۔ اور پھر وہ بیچارے مقابلتہً زیادہ ہی بے سرو سامانی میں آئے۔ اسی لئے ان کی اس حالت اور کس مپرسی کے پیش نظر ہماری حکومت نے ان سے امتیازی سلوک روا رکھا۔ جہاں دوسرے مہاجرین کو کیمپ سے نکلتے ہی مفت راشن مہیا کرنا بند کیا جاتا ہے جموں و کشمیر کے مہاجرین کو راشن بالکل مفت دیا جاتا ہے۔ اس وقت قریباً ڈیڑھ لاکھ جموں و کشمیر کے مہاجرین سیالکوٹ کے دیہات میں آباد ہیں۔ جنہیں ہمارے ۱۱ ڈپو مفت راشن مہیا کرتے ہیں۔ اور انہیں اب تک ایک لاکھ ۳۰ ہزار من سے زیادہ راشن مہیا کیا جا چکا ہے۔ ان کے علاوہ ۸۰ ہزار مہاجرین کی وہ تعداد بھی شامل ہے۔ جو سیالکوٹ کے مرکزی کیمپ میں ہیں۔ اور جنہیں علاج کے علاوہ تیل صابن اور کپڑے کا راشن بھی مفت سپلائی کیا جاتا ہے۔

گفتگو ختم کرتے ہوئے آپ نے تازہ فصل سے اپنی امیدوں کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اب ہمارے مہاجرین کو پہلی سی مشکلات کا سامنا کرنا نہ پڑے گا۔ اور اب جب پاکستان کے دشمن یہاں سے جا چکے ہیں۔ اور اناج کے ضائع ہونے کا خطرہ نہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہم اپنی خواہشات کے عین مطابق اپنے ان مہمانوں کی خدمت کر سکیں گے۔ (اپنے نامہ نگار سے)

عرب فلسطین پر قبضہ کر لیں گے

لیک سکسیس ۲۰ مئی:- معلوم ہوا ہے کہ کونسل نے عارضی صلح کے لئے گفت و شنید کرنے کے واسطے جو کمیشن فلسطین بھیجا تھا اس نے رپورٹ ارسال کی ہے۔ کہ عرب بہت جلد تمام فلسطین پر اپنا قبضہ قائم کر لیں گے۔ انہیں روکنے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ کوئی سخت قدم اٹھایا جائے۔

یہود کو اسلحہ بھیجنے کیلئے امریکہ کو سکیورٹی کونسل کا انتظار

واشنگٹن ۲۰ مئی:- امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ امریکہ مشرق وسطی کو اسلحہ بھیجنے پر پابندی اٹھانے کا قطعی فیصلہ کرنے سے پہلے فلسطین کے متعلق سکیورٹی کونسل کا رویہ معلوم کر لینے تک انتظار کرے گا۔ اس کے بعد ہماری پالیسی کا اثر اگرچہ سارے مشرق وسطی پر ہو گا۔ لیکن اس کا خصوصی تعلق یہود سے ہو گا۔ جو اس علاقہ میں ہونے والی جنگ میں دخل اندازی کے مترادف ہو گا۔

سیلز ٹیکس ایکٹ میں ترمیم

کراچی ۲۰ مئی:- پنجاب ٹریڈرز فیڈریشن کا ایک وفد آج پاکستان کے وزیر مالیات و اقتصادیات مسٹر غلام محمد سے ملا۔ وفد نے آپ کی خدمت میں دس صفحات کا ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں جنرل سیلز ٹیکس کے بارے میں تاجروں کی شکایات درج ہیں۔ اور ٹیکس کے نقائص دور کرنے کے طریقے تجویز کئے گئے ہیں۔ فیڈریشن کے سیکرٹری مسٹر ہیم راج نے ملاقات کے بعد بتایا۔ کہ وزیر مالیات نے اس ایکٹ میں ضروری ترمیم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

یوگوسلاویہ کا حکومت مصر سے زبردست احتجاج

بلگریڈ ۲۰ مئی۔ یوگوسلاویہ کی حکومت نے مصری حکومت کے خلاف اس بات پر احتجاج کیا ہے۔ کہ حکومت مصر نے پچھلے چند دنوں میں یوگوسلاویہ باشندوں کو اسکندریہ اور قاہرہ میں گرفتار کر لیا ہے۔

مشرقی اور مغربی پنجاب میں کاغذات مال گذاری کا تبادلہ

امرتسر ۲۰ مئی:- معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب گورنمنٹ اراضی اور مکانات کے سلسلہ میں پناہ گزینوں کے مطالبات کی تحقیقات کے لئے مال گذاری کے کاغذات کا مغربی پنجاب گورنمنٹ سے تبادلہ کر رہی ہے۔ کاغذات کا مطالعہ کرنے کے بعد مشرقی پنجاب گورنمنٹ زرعی اراضی الاٹ کرنے کا کام شروع کرے گی۔ افسر آبادکاری بحالیات مسلمانوں کے چھوڑے ہوئے مکانات و دکانوں کا جائزہ لے رہا ہے۔ جن اشخاص نے مکانات پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے۔ ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ کثیر التعداد اشخاص کو مکانات اور دکانوں سے بے دخل کیا جا چکا ہے۔

مسٹر گاندھی کے مقدمۂ قتل کی سماعت

نئی دہلی ۱۹ مئی:- لال قلعہ کے اندر پتھر کی ایک شاندار عمارت ہے۔ جہاں کسی زمانے میں فوجی پولیس کا ہیڈ کوارٹر ہوا کرتا تھا۔ اس عمارت کی پہلی منزل کے ایک کمرے کو جو ۵۰ فٹ لمبا اور ۲۳ فٹ چوڑا ہے جج کی کچہری بنا لیا گیا ہے۔ یہاں ان ملزموں کے مقدمہ کی سماعت ہو گی۔ جو گاندھی جی کو قتل کرنے کے الزام میں گرفتار ہیں۔

چٹاگانگ میں فرانسیسی قونصل خانہ

کراچی ۲۰ مئی:- پاکستان گورنمنٹ کی وزارت خارجہ نے ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے۔ کہ پاکستان گورنمنٹ نے چٹاگانگ میں فرانسیسی قونصل خانہ کھولنے کی منظوری دیدی ہے۔

سندھ پر حروں کے حملے!

کراچی ۲۰ مئی:- ایک سرکاری ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت سندھ نے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ حکومت پاکستان کی وساطت سے حکومت ہندوستان سے حروں کے سندھ پر حملے کے خلاف احتجاج کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان حروں نے رہا ہونے کے بعد کاٹھیاواڑ کی ریاستوں میں پناہ لے رکھی ہے اور سندھ میں وقتاً فوقتاً حملے کرتے ہیں۔

لاہور کارپوریشن کے نئے میئر

لاہور ۲۰ مئی:- آج میاں عبدالعزیز لاہور کارپوریشن کے میئر منتخب ہو گئے۔ آپ کے مقابل مسٹر رفیع بٹ کا نام ہے

لاہور ۲۱ مئی:- لاہور میں پاکستان زنانہ والنٹری سروس کے لئے بھرتی کا انتظام بیگم احسن الدین اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر کر رہی ہیں۔ توقع ہے کہ اس ضلع میں جلد ہی ایک بٹالین تیار ہو جائے گی۔ زنانہ گورنمنٹ کالج میں رضاکاروں کی تربیت کا کام شروع بھی ہو چکا ہے۔